© rasailojaraid.com

مطلق العنان اقتدار کے تحت محدود مذہبی مناصب

جناب نعیم صدیقی

اولیں تجربہ ——————— عباسی دورِ عروج میں

(۴)

امام ابوحنیفہ کا قائم کردہ فکری محاذ

امام ابوحنیفہ یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے ۔

کفی حزناً ان لا حیاۃٌ ھنیئۃٌ
ولا عملٌ یرضیٰ بہ اللّٰہ صالحٌ

یہ دو غم دل کے لیے بہت ہیں کہ ایک طرف تو زندگی حسبِ دلخواہ نہ ہو
اور دوسری طرف کوئی ایسا کارِ خیر انجام نہ پا سکے جس سے اللہ راضی ہو

اس شعر کے آئینے میں اس دکھ اور اضطراب کا اندازہ کیجیے جس سے حضرت امام ابوحنیفہ دوچار تھے۔ یعنی زندگی کا نظام ایسا ہو جس پر دل مطمئن نہ ہو، پھر اگر کوئی کارِ خیر بھی انجام نہ پا سکے تو زندگی کیا ہوئی۔ ایک پنجرہ میں رہ کر محض عقوبت اٹھاتے رہنا بے معنی ہے۔ مقصدِ حق کے لیے کوئی اعلیٰ کام کرنا اور اللہ کی رضا کے درپے رہنا ہی اس دُکھ کا توڑ ہے جو زندگی کا نقشہ غلط بن جانے پر اہلِ دل کو اندر ہی اندر کاٹتا ہے۔ کام کی ایک راہ بند کر دی جائے تو اربابِ عشق کی ریت یہ ہے کہ وہ دوسری راہ کھول لیتے ہیں۔ اپنے ہی سینے میں اگر ولولہ مر نہ گیا ہو تو خارج کی کوئی جبریت کسی صاحبِ مقصد کے اندرون سے اُمڈتی ہوئی موجِ شوق کو روک نہیں سکتی۔ کام کرنے والوں نے تو خرقۂ تصوف کا نیا ایجاد پیرایۂ اختیار کر کے خانقاہوں تک میں بیٹھ کر نظامِ فاسد پر الا اللہ کی ضربیں لگائی ہیں۔ (یہ الگ بات ہے کہ یہاں بھی بعض لوگ پیرایہ کو لے کر بیٹھ گئے اور اصل مقصد کو گم کر دیا۔) امام ابوحنیفہ کے عشق کے لیے جب بادیۂ پیمائی کا ایک میدان بند ہوا تو انہوں نے دوسرا ویرانہ پیدا کر لیا۔ دائرۂ سیاست میں قدم رکھنا

© rasailojaraid.com